ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد

استاد شعبہ اردو، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

اُردو کا ایک قدیم، منفرد اور کم یاب لغت: ’’امان اللغات‘‘

Dr. Arshad Mahmood Nashad

Department of Urdu, Allama Iqbal Open University, Islamabad

An Old, Rare and Unique Urdu Dictionary: *Amaan-ul-lughat*

Amaan-ul-lughat is an Old, Rare and Unique Urdu Dictionary which was Compiled in 1870 by Molvi Aman-ul-haq. It is a mature Collection of Arabic Root Verbs, Used in Urdu and Persian Language. The Author has given the details of 383 words, and discussed their Identities. In this article the importance of the Dictionary is highlighted.

لغت نویسی کا فن کسی بھی زبان کے لسانی سرمائے کی جانچ پرکھ، اس کے معنی و مفہوم کی تعیین اور اس کے محلِ استعمال کی توضیح و تفسیر کا ترجمان ہے۔ یہی فن لفظوں کی تاریخ کا محافظ بھی ہے اور لفظوں میں ہونے والی عہد بہ عہد تبدیلیوں اور ان کی ادائیگی کے اسالیب کا مرقع بھی۔ اس اعتبار سے لغت نویسی کو دُنیا کی تمام زبانوں میں نہایت اہمیت حاصل ہے اور ہر زبان کے ماہرین نے لغت نویسی کی طرف خصوصی توجہ دی ہے۔ اُردو زبان میں لغت نویسی کی تاریخ قدیم بھی ہے اور دل چسپ بھی۔ علمائے زبان و ادب نے ہندوستان میں لکھی جانے والی فارسی کتابوں اور لغاتوں میں اُردو کے الفاظ کی شمولیت کو اُردو لغت نویسی کا نقشِ اوّل قرار دیا ہے۔ اس حوالے سے ڈاکٹر سیّد عبداللہ رقم طراز ہیں:

> ہندوستان میں فارسی اور ہندی کے اختلاط کے زیرِ اثر ہندی پہلے پہل الفاظ و مفردات کی صورت میں فارسی کتابوں میں داخل ہوتی ہے پھر ہندی محاورات ترجمہ ہو کر فارسی کتابوں کا جزو بنتے ہیں، اسی طرح فارسی لغت کی کتابوں میں (جو بیش تر ہندوستان میں لکھی گئی تھیں) فارسی تشریحوں کے ساتھ ساتھ ہندی کے لفظ بھی لائے جاتے ہیں تا کہ ہندوستان کے عام خواندہ لوگ ہندی الفاظ کی مدد سے فارسی لفظوں کے صحیح معنی معلوم کر سکیں۔‘‘(۱)

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ فرہنگِ قواس، دستور الافاضل، ادات الفضلا، بحر الفضائل فی منافع الافاضل، زفانِ گویا، مفتاح الفضلا، تحفۃ السعادت اور مؤید الفضلا جیسی فارسی لغاتوں میں اُردو زبان کے سیکڑوں الفاظ شامل ہیں۔ اس کے بعد اُردو لغت نویسی ایک نئے منطقے میں داخل ہوئی اور منظوم لغاتوں کا ایک نیا سلسلہ آغاز ہوا۔ یہ چھوٹی چھوٹی لغاتیں مبتدیوں کے

لیے نظم کی گئیں اور ان کا مقصد عربی و فارسی زبانوں کی بنیادی لفظیات سے بچوں کو آشنا کرنا تھا۔ خالق باری [جسے ایک زمانے تک اور اب بھی بعض اصحاب امیر خسرو کی تالیف تسلیم کرتے ہیں، حالانکہ حافظ محمود شیرانی نے مضبوط دلائل دے کر امیر خسرو کے ساتھ اس کے انتساب کی نفی کی ہے اور ضیاالدین خسرؔو کو اس کا جامع قرار دیا ہے] اور اس طرز کی دوسری باریاں جیسے رازق باری، صمد باری، ایزد باری، واحد باری وغیرہ اورنگ زیب عالم گیر کے زمانے میں کثرت سے لکھی گئیں اور مختلف نصابوں میں شامل ہوئیں۔

اُردو میں لغت نویسی کا باقاعدہ آغاز میر عبدالواسع ہانسوی کے لغت غرائب اللغات سے ہوتا ہے، اس کے بعد میر محمدی عترت اکبر آبادی (۲) اور سراج الدین علی خان آرزو (۳) نے لغت نویسی کی اس روایت کو استحکام بخشا اور ان کے کارنامے بعد کے لغت نویسوں کے لیے مشعلِ راہ ثابت ہوئے۔ اُردو لغت نویسی کے میدان میں مستشرقین کی بے پایاں خدمات کا اعتراف نہ کرنا زیادتی ہو گی۔ اوساں [Aussant]، جے فرگوسن [J. Fergusson]، ڈاکٹر جان گل کرسٹ، جان شیکسپیئر، ڈنکن فوربس، فیلن اور پلیٹس [Platts] نے اُردو لغت نویسی کے دائرے کو کشادہ کرنے اور اسے نئے اسالیب سے ہم کنار کرنے میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ انیسویں صدی میں لغت نویسی کے شعبے میں بہت ترقی ہوئی۔ اس عرصے میں سیکڑوں لغات سامنے آئے جو مختلف حوالوں سے یادگار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اُردو کے لغت نویسوں میں ایک نام مولوی محمد امان الحق کا بھی ہے۔ جنھوں نے ''امان اللغات'' کے نام سے ایک مختصر سی لغات یادگار چھوڑی۔

''امان اللغات'' کا نومبر ۱۸۷۶ء کا ایڈیشن راقم کے کتب خانے میں محفوظ ہے، یہ ایڈیشن مطبع منشی نول کشور لکھنؤ کے زیرِ اہتمام شائع ہوا۔ سرورق کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دوسرا ایڈیشن ہے اور پہلا ایڈیشن ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن، سررشتۂ تعلیم اودھ کے زیرِ انتظام ۱۸۷۰ء میں اشاعت آشنا ہوا۔ سرورق کی لوح یوں ہے:

'' امان اللغات

مصنفہ عالمِ اجل و فاضلِ اکمل، ماہرِ علومِ خفی و جلی، واقفِ نکاتِ ادق مولوی محمد امان الحق

صاحب مدرس دوم چوک اسلوک لکھنؤ

جسکو

مولوی صاحب موصوف نے واسطے استفادہ طلبا [ے] مدارس و مکاتب انگلو ورنکلر سررشتۂ تعلیم اودھ کے کمال اختصار اور احتیاط کے ساتھ تالیف فرمایا گویا دریا کوزہ [کوزے] میں بند کیا ہے گو رسالہ مختصر ہے مگر فیض رسانی میں استادِ کامل ہے۔ طلبہ کو نہایت مفید ہے۔ اوّل مرتبہ مولوی صاحب نے حسب الحکم صاحب ڈائریکٹر بہادر پبلک انسٹرکشن اودھ ۱۸۷۰ء میں بعد تالیف طبع فرمایا تھا۔ اب بنظرِ فائدہ مبتدیاں حسب ایمای مالک مطبع اودھ اخبار کے مولوی صاحب ممدوح نے بعد اخذ حق تالیف مطبع کو اجازت طبع کی دی، لہٰذا بہ تصحیحِ مولوی صاحب موصوف رجسٹری بموجب ایکٹ ۲۵/ ۱۸۶۷ء ہو کر

بہ ماہ نومبر ۱۸۷۶ء
مطبعِ گرامی منشی نول کشور میں بمقام لکھنؤ حلیہ پوشِ طبع ہوا۔''

مولوی محمد امان الحق گورنمنٹ ماڈل سکول لکھنؤ [سرورق میں اسے چوک اسکول لکھنؤ لکھا گیا ہے] میں مدرسِ دوم تھے۔ان کے نام کے ساتھ لکھے القابات سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ انھوں نے امان اللغات کے علاوہ بھی تصنیف وتالیف کے میدان میں کچھ کارنامے انجام دیے ہوں گے تاہم راقم کو تلاش کے باوجود ان کے حالات اور آثار کے بارے میں کُچھ معلوم نہ ہوسکا۔''امان اللغات'' سے ان کی لغت آشنائی، قواعد شناسی اور انشا پردازی کا اندازہ ہوتا ہے۔''امان اللغات'' پنڈت شیونرائن صاحب ڈپٹی انسپکٹر بہادر مدارس ضلع لکھنؤ کے حسب الحکم مارچ ۱۸۷۰ء میں مرتب ہوئی۔اس کے جواز کے متعلق مولوی امان الحق رقم طراز ہیں:

> تحصیلِ علوم وتکمیلِ فنون بدونِ زبان دانی محال ہے اور زبان دانی وتحقیق الفاظ ومعانی بلا واقفیتِ لغت بعید از وہم وخیال ہے۔پس اردو جو مختلف زبانوں سے مرکب ہے،اس کے جاننے کے واسطے واقفیتِ لغت بقدرِ ضرورت واجب ہے۔ظاہر ہے کہ الفاظِ عربیہ کا استعمال اُردو میں زیادہ ہے اور کوئی کتاب عام فہم ایسی نہیں ہے جس سے طلبا[ے] مدارس سرکاری اور دیگر اشخاص اُردو خوان الفاظ مستعملہ اُردو کے معانی موافق محاورۂ اُردو کے جانیں اور تھوڑی مشقت ومحنت میں [سے] عربی کے مصادر اور مشتقات اور واحد اور جمع اور مجرد اور مزید اور علم اور اسم جنس وغیرہ کو پہچانیں۔لہٰذا خادم علما محمد امان الحق مدرسِ دوم گورنمنٹ اسکول لکھنؤ نے حسب الحکم جناب پنڈت شیونرائن صاحب ڈپٹی انسپکٹر بہادر مدارس ضلع لکھنؤ کے الفاظِ عربیہ مستعملہ اردو و فارسی واسطے فائدہ رسائیِ طلبہ کے فراہم کیے اور مصادر کے سہل ترین معانی لکھ کر اس طرز پر ترتیب دیے کہ جس سے ہر ایک شخص کم استعداد مصدر اور حاصل بالمصدر اور اسم فاعل اور اسم مفعول اور اسمِ آلہ اور اسمِ ظرف اور اسمِ تفضیل اور اسمِ تصغیر اور اسمِ جنس اور علم اور صفتِ مشبہ اور صیغۂ مبالغہ اور واحد اور جمع اور مذکر اور مؤنث اور مجرد اور مزید کو جو کہ برسوں کی محنت اور ریاضت اور علمِ صرف عربی کے یاد کرنے سے کماینبغی دریافت ہوتے تھے،بخوبی پہچانے اور فقط معانی مصادر کی واقفیت سے مشتقات کے معانی معلوم کرے۔تھوڑی محنت میں استعدادِ کافی بہم پہنچائے۔فوائدِ لغت دانی سے حظِ وافی پائے مگر چند الفاظ غیر مستعملہ اس نظر سے کہ مبتدی کو بدون اُن کے مشتقات کا پہچاننا دشوار تھا،تحریر ہوئی۔بحمد اللہ کہ ماہ مارچ ۱۸۷۰ء عیسوی میں اس کتاب نے انجام پایا اور امان اللغات اس کا نام رکھا گیا۔(۴)

امان اللغات میں اُردو اور فارسی میں مستعمل ۳۸۳ عربی مصادر اور ان کے مشتقات کے معنی درج کیے گئے ہیں۔حروف وار مصادر کی تعداد حسبِ ذیل ہے:

الف:۱۳	ب:۱۴	ت:۴
ث:۴	ج:۱۷	ح:۳۲

خ:۱۸	د:۱۱	ذ:۳
ر:۲۴	ز:۷	س:۱۵
ش:۱۹	ص:۱۰	ض:۸
ط:۱۰	ظ:۳	ع:۳۸
غ:۱۰	ف:۲۱	ق:۲۳
ک:۱۵	ل:۶	م:۱۰
ن:۲۲	و:۲۱	ہ:۳
ی:۲		

''امان اللغات'' اپنی طرز کی منفرد لغات ہے جس میں اُردو و فارسی میں مستعمل عربی مصادر اور ان کے مشتقات کے معانی تلاش وجستجو اور تحقیق کے بعد درج کیے گئے ہیں۔ عربی الفاظ پر اعراب کا اہتمام از اوّل تا آخر موجود ہے۔ مصادر اور مشتقات کے حقیقی معنی متن میں موجود ہیں جب کہ اصطلاحی معانی حاشیے پر درج کیے گئے ہیں۔ مصادر کو نسخ جب کہ مشتقات اور معانی نستعلیق میں لکھے گئے ہیں۔ لغت کے آغاز میں علاماتِ اسما کا ایک نقشہ درج کیا گیا ہے جو اس طرح ہے:

مصدر	حاصل مصدر	اسم فاعل	اسمِ مفعول	اسمِ ظرف	اسمِ آلہ	اسمِ تصغیر
مص	حا	فا	مف	ظر	آ	تص
اسمِ تفضیل	اسمِ جنس	صفتِ مبالغہ	صیغۂ مبالغہ	علم	مؤنث	جمع
تف	جن	صف	مب	عل	مو	جم

''امان اللغات'' کی تالیف میں مولوی محمد امان الحق نے مستند اور معتبر مآخذ سے استفادہ کیا ہے؛ اس ضمن میں وہ رقم طراز ہیں:

> ناظرینِ نازک خیال اور شائقینِ باکمال کی خدمت میں التماس ہے کہ جو الفاظ اس مختصر [لغات] میں تحریر ہوئے ہیں وے [وہ] سب الفاظ اور اُن کے معانی اور حرکات اور سکنات قاموس، صحاح اور صراح اور منتہی الارب اور تاج اللغات اور منتخب اللغات اور کنز اللغات اور غیاث اللغات اور فصولِ اکبری اور زنجانی سے تصحیح کر کے لکھے گئے ہیں اور لغوی اور اصطلاحی معانی بعد تحقیق و تدقیق کامل کے قلم بند کیے گئے ہیں۔ (۵)

''امان اللغات'' سے بہ طور نمونہ چند مصادر اور ان کے مشتقات و معانی ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

حَمْد: تعریف کرنا، اچھا کہنا۔ حا حَمْد۔ فا حامِد۔ مو حامدہ۔ مف محمود۔ تف احمد۔ مص محمِدت، تعریف کرنا۔ حا محمِدت۔ جم مَحامد۔ مص تحمید، پے در پے تعریف کرنا، بہت تعریف کرنا۔ مف مُحمّد۔ (۶)

سَلْک: ایک چیز کو دوسری چیز میں پرونا، لڑی بنا۔ حا سِلْک۔ مص اِنسلاک۔ فا مُنسلک۔ مو منسلکہ۔ مص سُلوک

نیک روی کرنا، راہ چلنا۔ حاسُلُوک۔ فا سالک۔ جم سالکین۔ مف سلوک۔ ظر مسلک۔ جم مَسالِک۔ (۷)

دَخل: اندر جانا، اعتراض کرنا، کچھ اپنا تصرف کرنا۔ حا دَخل۔ صف دخیل۔ مص دخول درآنا، اندر جانا۔ حا دُخول۔ فا داخل۔ مو داخلہ۔ مف مدخول۔ مو مدخولہ۔ ظر مدخل، ایک کا دوسرے میں داخل ہونا۔ حا تداخل۔ فا متداخل۔ مو متداخلہ۔ (۸)

حواشی/حوالہ جات

۱۔ مقدمہ، نوادرالالفاظ مرتب ڈاکٹر سیّدعبداللہ، کراچی، انجمنِ ترقیِ اردو پاکستان، طبع دوم ۱۹۹۲ء؛ ص ۱، ۲۔

۲۔ میر محمدی عترت اکبرآبادی کے لغت کا نام ''کمالِ عترت'' ہے جسے ڈاکٹر عارف نوشاہی نے مرتب کیا اور ۱۹۹۹ء میں مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد کے زیرِ اہتمام شائع ہوا۔

۳۔ سراج الدین علی خان آرزو نے میر عبدالواسع کے غرائب اللغات کو ازِ سرنو اضافوں اور تبدیلیوں کے ساتھ ''نوادرالالفاظ'' کے عنوان سے مرتب کیا۔ ڈاکٹر سیّدعبداللہ اور دوسرے اکابر نے انھیں ایک بلند پایہ لغت نویس قرار دیا ہے۔ ''نوادرالالفاظ'' ڈاکٹر سیّدعبداللہ کے وقیع مقدمے اور حواشی کے ساتھ ۱۹۵۱ء میں پہلی بار انجمنِ ترقیِ اُردو پاکستان کراچی سے شائع ہوئی۔

۴۔ [ابتدائیہ] امان اللغات؛ لکھنؤ، مطبع منشی نول کشور، ۱۸۷۶ء ص ۱، ۲۔

۵۔ ایضاً: ص ۳

۶۔ امان اللغات؛ ص ۱۸

۷۔ ایضاً: ص ۳۲

۸۔ ایضاً: ص ۲۳